سوال

میں صبح اپنے گھر کسی کام کے لیے نکلا اور ظہر کے قریب مجھے یاد آیا کہ نماز فجر کے بعد مجھے تو احتلام ہوا تھا لیکن میں نے غسل نہیں کیا اور ابھی تک جنبی ہوں، میرے لیے غسل کرنا مشکل تھا اس لیے میں حدث اکبر سے طہارت کے لیے تیمم کیا اور نماز کے لیے وضوء کر کے نماز ادا کرلی کیا میرا یہ عمل صحیح تھا ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جس شخص کو بھی احتلام ہوا اور منی خارج ہوجائے اس پر غسل جنابت فرض ہوجاتا ہے، اس کے لیے غسل کی بجائے تیمم کرنا جائز نہیں، لیکن اگر پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال میں ضرر کا خدشہ ہو تو تیمم کیا جاسکتا ہے؛ کیونکہ فرمان باری تعالی ہے :

اے ایمان والو! تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ، حتی کہ تم جو کچھ کہہ رہے اسے سمجھنے لگو، اور نہ ہی حالت جنابت میں مگر راہ عبور کرنے والے، حتی کہ تم غسل کر لو، اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا تم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت کر کے آئے یا تم نے بیوی سے جماع کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیزہ مٹی سے تیمم کر لو، اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرو، یقینا اللہ تعالی معاف کرنے والا بخشنے والا ہے النساء (43).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مٹی مسلمان کے لیے وضوء ہے، اگرچہ اسے دس برس تک بھی پانی نہ ملے، اور جب اسے پانی ملے تو وہ اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اسے اپنی جلد سے لگائے، کیونکہ یہ اس کے لیے بہتر ہے"

اسے بزار نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3861) میں صحیح قرار دیا ہے

اس لیے آپ پر ضروری تھا کہ آپ مسجد میں ہی غسل کرلیتے، یا پھر کچھ دیر کے لیے نماز میں تاخیر کر لیتے حتی کہ گھر واپس آکر غسل کر کے نماز ادا کرتے، یہ تو اس وقت تھا جب آپ نماز وقت نکلنے سے قبل ادا کر سکتے تھے

لیکن غسل کرنے سے شرماتے ہوئے تیمم کرنا، یا پھر نماز باجماعت نکل جانے کے خوف سے تیمم کرنا صحیح نہیں، کیونکہ تیمم تو اس وقت صحیح ہے جب پانی نہ ملے، یا پھر انسان پانی کے استعمال سے ضرر کا خدشہ محسوس کرے

اس بنا پر آپ کو وہ نمازیں دوبارہ ادا کرنا ہونگی جو آپ نے اس تیمم کے ساتھ غسل کرنے سے قبل ادا کی ہیں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب